OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

مدارج النبوۃ کا اسلوب و خصوصیات: ایک تحقیقی مطالعہ

A Study of Characteristics Methodology of *Madārij-al Nubuwwah*

Abdul Qayyum
Doctoral Candidate Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Dr. Muhammad Idrees Lodhi
Professor of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan

Abstract

The writer of "*Madārij-al-Nubuwwah*" Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dehlvi is considered one of the renowned scholars and Muhaddisin of the sub-continent, who spent all his life in the promulgation and publication of Hadith and Seerat-ul-Nabi (S.A.W). His book "*Madārij-al-Nubuwwah*" is world renowned on Seerat-ul-Nabi and his great scholarly achievement, which was requirement for the conditions of this age. The basic/fundamental problem of this age was to develop misunderstanding about *Madārij*-Nubuwwah and Risalah (Prophethood), and a number of people/a lot of people were involved in this critical misconception/ mis-interpretation that only believe in Allah Almighty is complete faith, the Nubuwwah and Risalah (Prophethood) of Muhammad (PBUH) is not compulsory/obligatory part of faith/creed. Therefore, it was necessary to create a relation with the Rasool Akram (SAW) along with the study of Quran and Sunnat to develop the love and affection of Din Islam. No Indian Muslim has ever compiled such

authentic, detailed and complete book on Seerat before it. This book is a source and model for the upcoming Seerat writers.

Keywords: Abdul Haq, *Madārij-al-Nubuwwah*, Characteristics, Methodology

تمہید

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کا شمار برصغیر کے ممتاز علماء اور محدثین میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے اپنی تمام زندگی حدیث اور سیرت نبوی ﷺ کی ترویج و اشاعت میں گزار دی، انہوں نے برصغیر میں علمِ سیرت کو اس طرح متعارف کرایا کہ اگر ان کو ہندوستان میں علم سیرت کا جدِ امجد قرار دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ سیرت نگاری میں شیخ محدثؒ کی "مدارج النبوۃ و درجات الفتوہ" ان کا بڑا علمی کارنامہ ہے۔ یہ محمد عربی ﷺ کی مکمل حیات طیبہ ہے۔ رسول پاک ﷺ کی زندگی کا شاید ہی کوئی پہلو ایسا ہو جس پر اس کتاب میں روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ یہ کتاب سیرت نبوی ﷺ کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے جو مذہبی مواد تیار کیا اس میں مدارج النبوۃ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی ذات سے وابستگی اس کتاب کے صفحے صفحے سے نمایاں ہے۔ بقول خلیق احمد نظامیؒ: "ہندوستان میں مسلمانوں نے جو مذہبی لٹریچر تیار کیا اس میں مدارج النبوۃ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس سے پہلے کسی ہندی مسلمان نے رسولِ پاک ﷺ کی اتنی جامع، مفصل اور مکمل سوانح حیات مرتب نہیں کی"۔[1] شیخ محدثؒ نے اس کتاب کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی شخصیت کی عظمت اور برصغیر کے مسلمانوں میں عشقِ رسول اور حبِ رسول کا جذبہ بیدار کرنے کی ایک شعوری کوشش کی ہے۔

خاندانی پسِ منظر

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے آباؤ اجداد بخارا کے رہنے والے تھے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی کے دورِ حکومت میں ہندوستان آئے۔ آپ کے اجداد میں جس بزرگ نے سب سے پہلے سرزمین ہند پر قدم رکھا وہ آغا محمد ترک تھے۔ آغا محمد بخارا کے رہنے والے تھے۔ تیرھویں صدی عیسوی میں جب وسط ایشیا میں آگ و خون کا ہنگامہ برپا ہوا تو وہ اپنے وطن کے حالات سے دلبر داشتہ ہو کر ترکوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ ہندوستان تشریف لے آئے۔ شیخ محدث لکھتے ہیں: "جماعۃ کثیر از اتراک کہ پیوند قرابت و رابطہ بیعت و خدمت ہوئے۔ داشتند، نیز از وطن اصلی انتقال نمودہ در ملازمت اور دریں دیار رسیدہ"۔ "ترکوں کی ایک بڑی جماعت بھی جو ان سے سلسلہ قرابت اور رابطہ بیعت رکھتی تھی اپنے اصلی وطن سے منتقل ہو کر ان کی خدمت میں یہاں آ گئی۔[2]

شجرہ نسب

شیخ عبد الحق محدث دہلوی بن شیخ سیف الدین بن شیخ سعد اللہ بن شیخ فیروز بن موسیٰ بن معز الدین بن آغا محمد ترک ۔[3]

ولادت شیخ عبد الحق محدث دھلویؒ: محرم 958ھ بمطابق 1551ء کو شیخ محدث دہلی میں پیدا ہوئے ۔[4]

تعلیم

شیخ محدث ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم و تربیت میں ان کے والد ماجد کا خاص حصہ ہے بچپن سے ہی انہوں نے اپنے بیٹے کی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور اپنے لختِ جگر کے دل میں علم کے حصول کی تڑپ پیدا کر دی۔ شیخ محدثؒ خود

فرماتے ہیں۔ شب وروز در کنار مرحمت ایشان تربیت می یافتم۔ "رات دن میں ان کی آغوش عاطفت میں تربیت حاصل کرتا تھا۔[5] سب سے پہلے اپنے والد ماجد سے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ ایام طفلی میں ہی انہوں نے شیخ محدث کو حضرات صوفیا کے اقوال سنانا شروع کر دیئے یوں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی تربیت کا بھی اہتمام شروع کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی گلستان، بوستان کے چند جزو اور دیوان حافظ پڑھایا۔ اس کے بعد میزان الصرف سے مصباح و کافیہ تک خود تعلیم دی۔ " اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد گھر سے دو میل کے فاصلے پر مدرسہ دہلی میں داخلہ لیا۔[6] بارہ، تیرہ برس کی عمر میں شرح شمسیہ (جو علامہ قطب الدین محمد بن محمد رازی (م766ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ شمسیہ کی شرح ہے جو کہ علم منطق میں علامہ نجم الدین علی بن عمر قزوینی (م675ھ) نے لکھی تھی۔) اور شرح عقائد، یہ علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی (م793ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ عقائد نسفی کی شرح ہے جو علامہ نجم الدین عمر بن محمد (م461ھ) نے لکھی تھی۔ یہ علم الکلام کی کتاب ہے۔) پڑھ لی۔ پندرہ، سولہ برس کی عمر میں مختصر (مختصر المعانی، علامہ سعد الدین تفتازانی) کی تصنیف ہے۔ یہ تلخیص المفتاح از علامہ جلال الدین محمد بن عبد الرحمٰن القزوینی (م739ھ) کی کتاب کی مختصر شرح ہے۔) اور مطول (مصنفہ علامہ سعد الدین تفتازانی (م793ھ)۔ یہ تلخیص المفتاح کی طویل شرح ہے۔) سے فارغ ہو گئے۔

فتح پور سیکری میں قیام

شیخ محدث نے تکمیل تعلیم کے بعد درس و تدریس کا آغاز کیا اور کچھ عرصہ دہلی میں قیام کے بعد وہ فتح پور سیکری چلے گئے۔ فتح پور سیکری جلال الدین اکبر کا دارالحکومت اور علمی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ یہاں آپ نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ اختیار کیا۔ آپ نے دس بارہ سال سیکری میں قیام کیا۔ آپ کی علمی قابلیت نے کئی علماء دربار مثلاً ابو الفیض فیضی (م995ھ /1587ء) مرزا نظام الدین بخشی (م1003ھ /1594ء) ملا عبد القادر بدایونی (م 1024ھ / 1615ء) کو مسخر کیا۔[7]
فتح پور سیکری میں قیام کے دوران اکبر سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی اور فیضی، ابو الفضل اور اکبر کی خواہش تھی کہ آپ ان کے ہم خیال ہو جائیں۔ آپ لکھتے ہیں: جب اللہ کے فضل و کرم سے مجھے علم کا خاصہ حصہ مل گیا تو بعض اہل حقوق نے مجھے اہل دنیا کی طرف بلایا اور میں بادشاہ وقت اور امراء کے پاس گیا انہوں نے میری طرف بہت توجہ کی۔ میرا رتبہ بلند کیا بلکہ ارادہ کیا کہ میرے ذریعے اپنی جماعت بڑھائیں اور مجھ ضعیف سے اپنی قوت میں اضافہ کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔[8] جس شخص کی قسمت میں تجدید اسلام، احیاء سنت اور بدعات کا خاتمہ کرنا لکھا ہو وہ کیسے اس ماحول میں ٹھہر سکتا ہے۔ جہاں شریعت کی بے حرمتی ہو رہی تھی۔ شیخ محدثؒ 996ھ /1587ء میں حجازِ مقدس روانہ ہوئے۔ شیخ عبد الحق محدثؒ نے مکہ معظمہ میں زیادہ تر وقت شیخ عبد الوہاب متقیؒ (م1001ھ) کی خدمت اقدس میں گزارا۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں ان کے ساتھ معتکف رہے اور آپ نے مناسک حج بھی اپنے مرشد کے ساتھ ادا کیے۔ پھر وہ باجازت مرشد، مدینہ منورہ گئے اور آخر رجب 998ھ تک وہاں رہے۔ پھر مکہ معظمہ آ کر شیخ عبد الوھاب سے مشکوٰۃ کا درس مکمل کیا۔ شیخ عبد الحق محدثؒ تقریباً 4 سال مقامات مقدسہ میں تعلیم و تربیت کے مراحل مکمل کرنے کے بعد اپنے مرشد کے حکم پر ہندوستان واپسی پر آمادہ ہوئے۔ آپ 1000ھ میں وطن واپس دہلی پہنچ گئے۔[9]

سفر حرمین شریفین

شیخ محدثؒ نے حجاز مقدس سے واپسی پر خود کو درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے لیے تادم آخر وقف کر دیا۔ جس سے بے دینی اور بدعات کے اس ماحول میں دینِ اسلام اور سنت نبوی ﷺ کی خوب ترویج واشاعت ہوئی۔

تصانیف

دین اسلام اور سنت نبوی ﷺ کی ترویج و اشاعت کے تحفظ کا ایک اہم اور موثر ذریعہ تصنیف و تالیف ہے۔ شیخ محدث نے 92 سال عمر پائی اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں بسر کیا۔ نیز آپ کو عربی اور فارسی میں یکساں مہارت حاصل تھی۔

موضوعات کتب

ان تصانیف کے موضوع مختلف ہیں لیکن ان تمام ادبی کاوشوں کا مرکز اور مقصد شریعت اور سنت کی ترویج واشاعت اور دفاع کرنا ہی ہے۔ شیخ محدث کی تصانیف کو فن و موضوعات کے اعتبار سے خلیق احمد نظامی نے 16 اور ڈاکٹر سید منصور علی سہروردی نے 18 عنوانات کے تحت ذکر کیا ہے۔[10] جبکہ ڈاکٹر محمد یونس قادری نے ۲۳ عنوانات کے تحت شیخ محدث کی کتب کا ذکر کیا ہے۔ یہ عنوانات درج ذیل ہیں۔ تفسیر۔ حدیث۔ سیرت۔ فقہ۔ تصوف۔ اعمال۔ اخلاق۔ تذکرہ۔ اشعار۔ عقائد۔ فلسفہ۔ منطق۔ کلام۔ خطبات۔ تاریخ۔ سیاسیات۔ بشریات۔ عمرانیات۔ مناظرہ۔ مکاتیب۔ ذاتی حالات۔ تجوید۔ نحو۔[11]

شیخ محدثؒ کی ان تصانیف سے طالبان علوم اسلامیہ استفادہ کرتے رہیں گے۔

وفات

21 ربیع الاول 1052ھ بمطابق 19 جون 1642ء کو یہ آفتاب عالم چورانوے سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔[12]

مدارج النبوۃ کا اسلوب وخصائص

مدارج النبوۃ کی تصنیف کا محرک اس زمانہ کے حالات تھے۔ اس دور کا بنیادی مسئلہ نبوت کے بارے میں غلط فہمی پیدا کرنا تھا اور بہت سے لوگ اس فکری گمراہی میں مبتلا تھے کہ ایمان کی تکمیل صرف وحدانیت پر یقین رکھنے سے ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت ایمان کا لازمی جزو نہیں ہے۔ خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں۔ "اکبری عہد میں شریعت و سنت سے بے اعتنائی انتہا درجہ کو پہنچ گئی تھی۔ حضور سرور کائنات ﷺ سے محبت و عقیدت کا تعلق ٹوٹ رہا تھا۔ ان حالات میں ضروری تھا کہ رسول مقبول ﷺ کی حیات طیبہ کو مکمل طور پر پیش کر دیا جائے۔[13] شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ سبب تالیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کتاب جس کا نام "مدارج النبوۃ ودرجات الفتوۃ" ہے۔ ایک عرصہ سے میری روح اور دل وفورِ شوق اور ایمانی ذوق اس کی خواہش کر رہے تھے کہ سیرت مصطفیٰ ﷺ پر کوئی کتاب لکھی جائے اور جب اس دور میں فساد کی بنا پر اس زمانہ کے کچھ مغرور درویشوں کے مزاج میں انحراف اور روگردانی نے راہ پکڑ لی اور حضور اقدس ﷺ کے بلند و ارفع مقام کے سمجھنے میں تنگی و کوتاہی ہونے لگی اور آپ کی شان و مرتبت کے علم و معرفت میں انہیں دشواری لاحق ہونے لگی اور حقِ اعتقاد کی ادائیگی میں ان سے کمی سرزد ہونے لگی تو ایسے مسلمانوں کے لیے حقِ نصیحت ادا کرنا لازم ہو گیا اور بے خبروں کو حقیقت سے روشناس کرانا، غافلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا، طالبان راہِ حق کو راہ پر لانا اور عاشقوں کے ذوق و شوق کو برقرار رکھنے کے لیے یہ کتاب مرتب کرنا ضروری ہو گیا۔[14]

مدارج النبوۃ کے مضامین اور تقسیم کار

مدارج النبوۃ اٹھارہ سو اٹھاسی صفحات اور دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ شیخ عبد الحق محدث نے اپنے مضامین کو پانچ اقسام میں بیان کیا ہے۔

قسم اول

فضائل وکمالات آنحضور ﷺ

اس میں گیارہ ابواب میں منقسم مضامین شامل ہیں۔

قسم دوم

پیدائش سے ہجرت مدینہ

اس میں تین ابواب قائم ہیں اور ترتیب زمانی کے ساتھ واقعات نقل کیے ہیں۔

قسم سوم

ہجرت مدینہ سے ابتدائے مرض

اس قسم میں ابواب کی تقسیم نہیں ہے صرف عنوانات کے تحت حالات و واقعات درج ہیں اور یہ قسم اپنے حجم کے اعتبار سے سب سے طویل ہے۔

قسم چہارم

ابتدائے مرض سے وصال مبارک

اس قسم میں بھی ابواب بندی نہیں عنوانات کے تحت واقعات درج ہیں۔

قسم پنجم

در ذکر اولاد، ازواج، غلامان ودیگر

یہ قسم گیارہ ابواب پر مشتمل ہے جس میں آنحضرت ﷺ سے منسوب ہر چیز کا ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مدارج النبوۃ کے ماخذات

مدارج النبوۃ کی تکمیل میں حضرت شیخ عبد الحق نے جن کتب سے استفادہ کیا وہ حسب ذیل ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابی داؤد، جامع ترمذی، موطا امام مالک، مستدرک حاکم، طبرانی، سفر السعادت، تاریخ طبری، فتح الباری، روضۃ الاحباب، مواہب الدنیہ۔ فارسی زبان میں اس سے قبل سیرت کی ایک کتاب "معارج النبوت" مولانا معین واعظ (م907ھ) نے لکھی۔ علامہ عبد الحق محدث نے اس کتاب سے بھرپور استفادہ کیا۔ آپ نے اس کے بعد فارسی زبان میں پہلی جامع اور مربوط سیرت لکھ کر سیرت نگاری کو اس وقت کے عام قارئین تک آسان بنادیا کیونکہ اس وقت قومی اور سرکاری زبان فارسی تھی۔

مدارج النبوۃ کے امتیازی اوصاف

1۔ سیرت نگاری میں نئی جہتیں

مدارج النبوۃ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اپنے متقدمین سیرت نگاروں کی سیرت نگاری کو سامنے رکھ کر نئی جہتیں متعارف کروائیں۔ جیسا کہ حُسن خلقت کو موضوع بنا کر دو جلدوں پر مشتمل سیرت میں پہلی جلد میں اس کے ذیلی مضامین درج کیے اور حُسن خلقت کو اولین باب کے طور پر درج کیا۔

2۔ سیرت کے بیان میں قرآن مجید سے استدلال

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی سیرت نگاری کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہوئے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً:

(i) ہجرت کے آٹھویں سال فتح مکہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے شیخ محدثؒ لکھتے ہیں اہل عرب تمام اطراف واکناف سے راہِ اختیار میں چشم انتظار کھولے بیٹھے تھے کہ اگر یہ ہستی مقدس یعنی حضور سید المرسلین ﷺ اپنی قوم میں واپس تشریف لے آئیں اور یہ بیت مکرم ان کے قبضہ اقتدار میں آجائے تو ہم بھی اسلام میں داخل ہوجائیں اور تردد وشک کی قید سے نجات پاجائیں گے۔ جب نصرت عظیم اور فتح مبین وجود میں آئی تو ہر طرف سے لوگ دوڑتے بھاگتے حاضر ہوکر اسلام لانے لگے۔[15] بطورِ دلیل قرآن مجید کی یہ آیات پیش کرتے ہیں۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ - وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا - فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔[16] "جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

(ii) یہود نبی کریم ﷺ کی آمد اور تورات میں موجود نبی کریم ﷺ کی نشانیوں سے پوری طرح واقفیت رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے سے انکاری ہوئے، شیخ محدثؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ آپ ﷺ کی آمد اور آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کے منتظر تھے۔ یہاں تک کہ ان کے باپ دادا مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کرتے اور نبی کریم ﷺ کی نشانیوں سے باخبر رکھتے۔ وہ نبی کریم ﷺ کو ایسے پہچانتے تھے جیسے اپنی اولاد کو اور اس پر قرآن مجید کی یہ آیت بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُم ۔[17] "وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں"۔

3۔ احادیث مبارکہ سے استدلال

سیرت کے بیان کرنے میں شیخ محدث سب سے پہلے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں پھر احادیث سے مدد لیتے ہیں۔ یومِ بدر میں فرشتوں کی آمد اور ان کا قتال کرنا پہلے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں پھر روایات حدیث سے۔ شیخ محدث لکھتے ہیں کہ غزوہ بدر کے سوا کسی غزوہ میں فرشتوں نے قتال نہیں کیا اور دیگر وقتوں میں دشمن کے مقابلہ میں محض امداد و اعانت تھی اور ان کا قتال کرنا اسی عظیم الشان غزوہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ بطورِ دلیل حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ یوم بدر رسول اللہ ﷺ کی داہنی اور بائیں جانب دو ایسے اشخاص کو دیکھا جو سفید لباس میں ملبوس تھے اور ان کو نہ اس سے اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا تھا یعنی جبرائیلؑ اور میکائیلؑ، اور یہ دونوں خوب شدید قتال کرتے تھے۔[18] نیز اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے شیخ محدث لکھتے ہیں کہ فرشتوں کی روئیت انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ان کو صحابہ اکرام اور اولیاء عظام بھی دیکھتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا جبرائیلؑ کو حضور ﷺ کے پاس انسانی صورت میں بیٹھے دیکھنا ثابت شدہ ہے اور جبرائیلؑ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا یہ میرے چچا کے بیٹے ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا انہوں نے مجھے سلام کیوں نہیں کیا اس کے بعد جب یہ مجلس ختم ہوگئی تو نبی کریم ﷺ سے حضرت ابن عباسؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کون شخص بیٹھے ہوئے

تھے؟ آپ نے فرمایا جبرائیلؑ تھے۔ تم نے انہیں سلام کیوں نہیں کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا مجھے ان کے جمال و جلال سے شرم و ہیبت دامن گیر ہو گئی تھی۔[19]

4۔ انواع عبادات و شمائل نبوی ﷺ کا بیان

مدارج النبوۃ میں سیرت نگاری کے مبہم پہلو بھی آشکار ہوتے نظر آتے ہیں۔ آپ نے سیرت کو جامعیت کا روپ دینے کے لیے انواع عبادات، عادات، رہن سہن اور بیان و کلام پر سیر حاصل بحث کی اور مختلف ابواب بنا کر عنوانات بنائے ہیں جیسا کہ دسواں باب صفحہ 583 جلد اول میں عبادات جیسے نوافل، سنن، طریقہ عبادت اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کا ذکر ہے اسی طرح صفحہ 758 سے جلد اول میں عادات کا تفصیلاً ذکر ہے۔ مثلاً آپ ﷺ کے بستر مبارک کے بارے میں ہے کہ بستر مبارک چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے ریشے کوٹ کر بھرے ہوئے تھے اور اکثر کھجور کی چٹائی پر آرام فرماتے اور چٹائی کا نشان آپ کے جسم مبارک پر پڑ جاتا۔

5۔ الہامی کتب، صحائف، قرآن میں فضائل آنحضور ﷺ

مدارج النبوۃ میں سیرت نگاری سے قبل الہامی کتب اور صحائف میں جہاں جہاں آنحضور ﷺ کے فضائل کا ذکر تھا۔ ان کے بارے میں قرآن پاک نے جو فضائل بیان کیے تمام پر مفصل بحث کی اور واقعات نقل کیے ہیں۔ جلد اول باب چہارم میں توریت، انجیل کے حوالے سے آنحضور ﷺ کے فضائل و مناقب بیان ہوئے ہیں۔ مثلاً توریت کے حوالے سے شیخ محدث لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ "تمہارا رب بنی اسرائیل کے لیے تمہارے بھائیوں (بنی اسماعیل) میں سے ایک نبی پیدا کر کے مبعوث فرمائے گا اور اس کے منہ میں اپنا کلام رکھے ہو گا۔ پھر وہ ان کے لیے وہی فرمائے گا جس کا میں حکم دوں گا اور جو کوئی ان کے ارشاد کی اطاعت و تعمیل نہیں کرے گا میں اسے سزا دوں گا اور انجیل مقدس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے "میں اپنے باپ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں دوسرا فارقلیط عطا فرمائے جو تمہارے ساتھ تا ابد رہے وہ روح حق ہے اور وہ تمہیں ہر چیز سکھائے گا۔[20]

6۔ انبیاء کرام پر نبی کریم ﷺ کی فضیلت کا بیان

مدارج النبوۃ میں سیرت نگاری کے حوالے سے انبیاء کرام کی سیرت کا تقابل کیا ہے اور پھر ادیان سماوی کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے اسلام اور بانئ اسلام کے فضائل دلائل کے ساتھ ثابت کیے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل اور آنحضور ﷺ سے تقابل ملتا ہے اور مصنف نے ثابت کیا ہے کہ مقام و مرتبہ میں آنحضور ﷺ اعلیٰ ارفع ہیں۔ جلد اول صفحہ 209 تا 275 تک یہی تقابل ملتا ہے۔

7۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دفاع

شیخ محدثؒ سیرت النبی ﷺ کے واقعات بیان کرتے ہوئے حضراتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر ہونے والے اعتراضات کا رد کرتے ہوئے صحابہ کرام کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ مثلاً (i) ایک آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بد اعتقادی رکھتا تھا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا کہ حضرت عثمان غنی غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے

اور نہ ہی وہ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ شیخ محدثؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب نقل کیا ہے جس میں انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اٹھنے والے ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔[21]

(ii) صلح حدیبیہ کے دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انتہائی اندوہناک اور غمگین ہو گئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ اس دن میرے دل میں بڑا ہیجان برپا تھا اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح سامنے آیا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ آیا تھا۔ میں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، کیا آپ ﷺ نبی برحق نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! میں نبی برحق ہوں۔ میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور مخالفین باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا! ہاں تم حق پر ہو اور مخالف باطل پر ہیں۔ میں نے عرض کیا پھر کس لیے ہم ایسی ذلت و حقارت برداشت کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! "بے شک میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں اور اللہ کے حکم کے بغیر میں کچھ نہیں کرتا، وہی میرا معین اور مددگار ہے۔ وہ مجھے یونہی نہ چھوڑے گا۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس مکالمہ کے حوالے سے آپ کے دفاع میں شیخ محدثؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مکالمہ دریافت کرنے اور معلوم کرنے کے لیے تھا، نہ کہ بر سبیل شک و انکار، حاشا وہ اس سے پاک ہیں ۔[22]

(iii) بنی تمیم کے کچھ لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے درخواست کی کہ کسی کو ہم پر امیر مقرر فرمادیں۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ قعقاع بن معد بن زرارہؓ کو (جو بنی تمیم کے ایک شخص کا نام تھا) ان کا امیر مقرر فرما دیجیے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اقرع بن حابس کو امیر مقرر فرما دیجیے۔ حضرت عمرؓ کی یہ دخل اندازی حضرت ابو بکر صدیقؓ کو گراں گزری اور فرمایا تمہارا مقصد میری مخالفت کرنا ہے؟ انہوں نے کہا میرا مقصد آپ کی مخالفت کرنا نہیں بلکہ ان کی بھلائی کرنا مقصود ہے۔ مطلب یہ کہ جو بات میرے خیال میں بھلی اور مناسب نظر آئی میں نے عرض کر دی۔ اس پر دونوں بزرگوں میں تیز گفتاری ہو گئی۔ شیخ محدثؒ ان دونوں حضرات کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ جدال و نزاع اتباع حق کے اظہار میں واقع ہوا تھا، نہ کہ غلبہ و ترفع کے مقصد و ارادہ سے۔ اور جذبہ اتباع کی یہ خوبی تمام صحابہ میں موجود تھی، اسی بناء پر دونوں کی باہمی آوازیں بلند ہو گئیں۔[23]

8۔ اسماء نبی ﷺ پر تحقیق

مدارج النبوۃ میں اسماء نبی پر خاص طور پر تحقیق کی گئی ہے اور اسماء نبی کے حوالے سے چار سو سے زائد نبی کریم ﷺ کے اسماء کا ذکر کیا ہے۔ سیرت نگاری میں یہ پہلو آپ کا امتیازی وصف نظر آتا ہے۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 464 پر ہے کہ اسماء الٰہی میں خاص نام الحق، المبین ہیں دونوں ہی آنحضور ﷺ کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ صفحہ 465 پر ہے اسماء الٰہی میں ایک نام کریم ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ نے کریم کہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

9۔ منفرد اسلوب کا بیان

آپ کا طرز استدلال اور اندازِ بیان تمام فارسی سیرت کی کتب میں بالکل منفرد ہے اور اس بارے میں اس قدر اوصاف کا حامل کوئی اور سیرت نگار نظر نہیں آتا۔ جلد اول صفحہ 465 پر ارشادِ باری تعالیٰ ذکر ہے۔ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۔[24] اس میں حضور ﷺ کو کریم کہا گیا۔ اس سے مراد جبرائیل ہرگز نہیں کیونکہ اس آیت کے بعد وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۔[25] آیا ہے تو شیخ محدث کا استدلال یہی ہے کہ کفار جبرائیل کو شاعر نہیں کہتے تھے بلکہ آنحضور ﷺ کو کہتے تھے۔ اس طرح کے استدلال کا حسین

امتزاج ان کی سیرت میں ملتا ہے۔ نیز واقعات بیان کرتے ہوئے اللہ کی پناہ بھی مانگتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً واقعہ افک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو الزام لگا۔ اس میں منافقین کے ساتھ ساتھ بعض مسلمان بھی اس فتنہ کا شکار ہو گئے جس میں حمنہ بنت جحش، مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت شامل ہیں۔ شیخ محدثؒ حضرت حسان بن ثابت کے حوالے سے حیرت کا اظہار کرتے ہیں اور نعوذ باللہ من ذالک کہہ کر اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔[26]

10۔ واقعات سیرت سے فقہی مسائل کا استنباط

مدارج النبوۃ میں شیخ عبد الحق محدثؒ نے واقعاتِ سیرت بیان کرتے ہوئے فقہی مسائل سے بھی بحث کی ہے اور سیرت مبارکہ سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل بھی بیان کیے ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت بیان کرنے میں آپ کا فقہی اور عالمانہ انداز بھی بہت نمایاں ہے۔ جلد اول جس میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کے شمائل و اوصاف اور معمولات کو ذکر کیا ہے اس ضمن میں جن احکام و مسائل پر فقہی بحث کی ہے۔ ان میں طہارت کے بیان میں اہل علم کے اختلاف کا ذکر، وضو میں پانی کی مقدار پر بحث، نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا مسئلہ، سر کا مسح، کانوں کا مسح، موزوں پر مسح، مسح کی مدت، نماز کے احکام اور نمازِ جنازہ کے مسائل وغیرہ شامل ہیں۔ مثلاً حصہ اول صفحہ 623 رکوع کے بعد قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور اس میں تعدیل و اطمینان امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک تسبیح کے برابر واجب ہے اور مالکی علماء کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان کی حد تک سنت ہے۔ جبکہ حصہ دوم، جو کہ باقاعدہ طور پر نبی کریم ﷺ کی زندگی کے واقعات پر مبنی ہے اس میں بھی فقہی احکام سے بحث کی ہے اور ان احکامات سے متعلق فقہاء کی مختلف آراء اور اپنے ذاتی مسلک کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً:

(i) غزوہ بنی مصطلق میں جب مسلمانوں کو باندیاں ملیں اور خواہش نے ان پر غلبہ کیا تو صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے عزل (مادہ تولید کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکالنا تاکہ وہ حاملہ نہ ہو جائیں) کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا" فَقَالَ «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا كَتَبَ اللهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَتَكُونُ۔[27] "اگر تم (عزل) نہ بھی کرو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا کیونکہ اللہ نے قیامت کے دن تک (پیدا) ہونے والی جس جان کی پیدائش لکھ دی ہے، وہ ضرور پیدا ہو گی۔" شیخ محدثؒ اس فرمان نبوی ﷺ سے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سے اباحت کے معنی بھی نکلتے ہیں اور حرمت کے بھی، اور فقہ میں یہ مذہب قرار پایا ہے کہ باندی میں تو عزل جائز ہے مگر حرہ یعنی آزاد عورت (بیوی) میں اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ اور منکوحہ باندی کے بارے میں مروی ہے کہ مولیٰ کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے ۔[28]

(ii) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کی والدہ ماجدہ دورانِ سفر وفات پا گئیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات اچانک واقع ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ مہلت پاتیں تو کچھ مال صدقہ کرتیں۔ اگر میں مال صدقہ کروں تو کیا اس کا ثواب ان کو پہنچے گا یا نہیں۔ فرمایا یقیناً پہنچے گا۔ اس کے بعد حضرت سعد نے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہ نے ایک کنواں کھودا اور اس کو اپنی والدہ کے نام وقف کر دیا۔[29] شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ اس واقعہ سے ثابت کرتے ہیں کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے۔

11۔ عصری تقاضوں سے مربوط وہم آہنگ

مدارج النبوۃ جس وقت لکھی گئی اس وقت عمومی طور پر عربی زبان میں سیرت پر کتب لکھی جارہی تھیں مگر آپ جس علاقے اور زمانے سے تعلق رکھتے ہیں اس میں قومی اور سرکاری زبان فارسی تھی۔ آپ نے زمانے کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر سیرت لکھی اور سیرت کو مقبول عام بنا دیا۔ مثلاً زمانے کا تقاضا تھا کہ سیرت میں پہلی کتب میں غزوات پر خاص اہتمام سے لکھا جاتا اور مناقب، عادات واطوار اور فضائل پر کم ذکر ملتا۔ آپ نے دیگر موضوعات کو سیرت میں خاص طور پر وسعت کے ساتھ ذکر کر کے زمانے کے تقاضوں کو پورا کیا۔

12۔ تاریخی روایات میں درجہ احتیاط

آپ تاریخی روایات میں احتیاط سے کام لیتے ہیں اور واقعات کو نقل کرنے کے بعد خود واقعات پر واقعات کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ سب کی سب روایات نقل کرتے ہیں اور فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شق صدر کا ذکر ہے اس سلسلے میں کئی مختلف قسم کے واقعات نقل کیے جو زمانہ کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ آپ تمام کے تمام واقعات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں "شق صدر بچپن کے زمانہ کے ساتھ ہی ہوا ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ شقِ صدر متعدد بار ہوا اس لیے روایات مختلف ہیں۔[30] اسی طرح غزوہ خندق میں خندق کی کھدائی کے لیے نشانات لگائے گئے اور ہر دس آدمیوں کے لیے چالیس گز تقسیم فرمائے گئے، ایک روایت میں ہے کہ ہر دس آدمیوں کے لیے دس گز حصہ میں آئی۔ ایسے ہی خندق کا کام کتنے روز میں مکمل ہوا اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق چھ دن، دوسری روایت کے مطابق پندرہ دن، تیسری روایت کے مطابق بیس دن، چوتھی روایت کے مطابق چوبیس دن اور پانچویں روایت کے مطابق ایک مہینہ کھدائی ہوتی رہی۔[31] شیخ محدث نے یہ تمام روایات نقل کر دی ہیں اور فیصلہ قاری پر چھوڑ دیا ہے

13۔ ترتیب زمانی کا خاص اہتمام

مدارج النبوۃ کی ایک اور خاص خوبی واقعات سیرت بیان کرتے ہوئے ترتیب زمانی کا خاص اہتمام کرنا ہے۔ آپ نے پیدائش سے وفات تک کے تمام حالات کو زمانی ترتیب سے لکھا اور اس کے علاوہ سینین کا بھی ذکر کیا ہے۔

14۔ حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

مدارج النبوۃ جس عہد میں لکھی گئی اس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت ورسالت اور متعلقات نبوت کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کی جارہی تھیں اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ امت کا تعلق کمزور ہو رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کو ایمان کا لازمی حصہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے سختی کے ساتھ اس عقیدے کی تردید فرمائی اور ایک باب "نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حقوق" پر قائم فرمایا جس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان، اطاعت واتباع، ادبِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، محبتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ختمِ نبوت پر ایمان اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توقیر و تعظیم کو بیان کر کے امت کے اندر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حقوق کی پاسداری کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

خلاصۂ بحث

شیخ محدثؒ ممتاز سیرت نگار ہیں جنہوں نے اپنی سیرت نگاری میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ شاید ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا ہو جس پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ روایات سیرت میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے استدلال کیا گیا ہے۔ انبیاء کرام پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ وقائع سیرت بیان کرتے ہوئے صحابہ کرام کا

دفاع کرتے نظر آتے ہیں۔ روایات سیرت سے فقہی احکام کا استنباط کیا گیا ہے۔ بدعات کی تردید اور افکار باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔ سیرت نگاری میں ایک پہلو آپ کا امتیازی وصف نظر آتا ہے کہ آپ نے چار سو سے زائد اسماء النبی ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ واقعات سیرت بیان کرتے ہوئے زمانی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت کے تعلق کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے حقوق النبی ﷺ بیان کیے گئے ہیں۔ تاکہ امت مسلمہ ان حقوق کی پاسداری کرتے ہوئے دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ عصری تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے نصاب میں اس کتاب کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ طلبا کو سیرت النبی ﷺ سے آگاہی دی جا سکے۔ اور نوجوانوں کے دلوں میں موجود حبِ رسول ﷺ کو صحیح رخ پر استوار کر کے انہیں امت کا سفیر اور کارآمد شہری بنایا جا سکے۔

References

[1]Khaleeq Ahmad Nizami, *Hayat Abdul Haq Mohadis* (Dehli: Daar Ul Musanfeen, 1953), 198.

[2] Sheikh Abdul Haq Mohadis Dehlvi, *Akhbar ul Akhyar* (Dehli: Noor Publishing House, 1990), 289.

[3] Nizami, *Hayat Abdul Haq*, 60.

[4] Nizami, *Hayat Abdul Haq*, 73.

[5] Dehlvi, *Akhbar ul Akhyar*, 30.

[6] Intizam Ullah Akbar Abadi, *Tareekh Millat* (Dehli: Nadva Tul Musanfeen), 107

[7] Sheikh Muhammad Akram, *Rud e Kousar* (Lahore: Idara Saqafat Islamia), 349.

[8] Sheikh Abdul Haq Mohadis Dehlvi, *Almakateeb Wa Al Risail*, 279.

[9] Dr. Muhammad Younas Qadri, *Sheikh Abdul Haq Mohadis Mozuati Mutalia* (Karachi: Maktba Al-haq), 95.

[10] Syed Mansoor Ali Soharvardi, *Sheikh Abdul Haq Mohadis Dehlvi…..Aik Tazakra Nigar ki Haisiat say* (Karachi: Maktba Ghreeb Nawaz), 11.

[11] Qadri, *Sheikh Abdul Haq Mohadis Mauzuati Mutalia*, 116.

[12] Nizami, *Hayat Abdul Haq*, 150.

[13] Nizami, *Hayat Abdul Haq*, 199.

[14] Sheikh Abdul Haq Mohadis Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah* (Karachi: Madina Publishing), 1:9.

[15] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:470.

[16] Al-Nasar 110: 1-3.

[17]Al-Baqrah 2:146.

[18] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:470.

[19] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:158.

[20] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:192.

[21] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 261.

[22] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:365.

[23] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:556.

[24] Al-Haqah 69:40.

[25] Al-Haqah 69:41.

[26] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 284.

[27] Muslim bin Hajaj Neshapuri, *Sahi Muslim* (Karachi: Qadeemi Kutab Khana), 2:457.

[28] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:275.

[29] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 319.

[30] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:35.

[31] Dehlvi, *Madaraj u Nabuwah*, 2:295.